بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

تذکرۃ الاولیاء

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ
کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

سنو! بے شک

اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے،

تذکرۃ الاولیاءؒ

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن لاہور

نام کتاب	----------	تذکرۃ الاولیاء
ناشر	----------	الفاروق بک فاؤنڈیشن
تعداد	----------	ایک ہزار
سال اشاعت	----------	مئی 1997ء
طابع	----------	اے این اے پرنٹرز
قیمت	----------	۱۰۵ روپے

ملنے کا پتہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا گنج بخش روڈ لاہور۔ فون : 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔ فون : 7225085-7247350

باب ۔ ۸۰

حضرت شیخ ابو العباس قصاب رحمتہ اللہ علیہ کے حالات و مناقب

تعارف: آپ کا شمار اپنے دور کے صدیقین میں ہوتا ہے۔ آپ کو تقویٰ و طہارت کی وجہ سے نفس کی خامیاں معلوم کرنے میں بڑا درک حاصل تھا۔ لوگ آپ کو عامل مملکت کے خطاب سے یاد کرتے تھے اور حضرت شیخ ابو الخیر جیسے عظیم المرتبت بزرگ آپ کے ارادت مندوں میں شامل تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر لوگ تم سے یہ سوال کریں کہ کیا تم خداشناس ہو تو تم ہر گز یہ نہ کہنا کہ ہم پہچانتے ہیں بلکہ یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے معرفت عطا کر دی ہے۔

ارشادات: آپ کا ارشاد ہے کہ خلق الٰہی اختیار کرو ورنہ سدا غم و آلام میں گرفتار رہو گے اور اللہ تعالیٰ جس کے لئے بھلائی کا خواہاں ہوتا ہے اس کے اعضاء کو مکمل علم بنا کر ہر عضو کو سلب کر کے اپنی جانب کھینچ کر نیست کر دیتا ہے تاکہ اس کی نیستی میں اپنی ہستی کا ظہور فرمادے اور جب بندہ نیست ہو جاتا ہے اور اس پر خدا کی ہستی کا ظہور ہوتا ہے تو اپنی صفات کے ذریعہ جب مخلوق کا مشاہدہ کراتا ہے تو وہ بندہ مخلوق کو میدان قدرت میں ایک گیند کی طرح پاتا ہے اور اس گیند کو اللہ تعالیٰ گردش دیتا رہتا ہے۔ فرمایا کہ تمام مخلوق خدا سے آزادی طلب کرتی رہتی ہے لیکن میں اس سے بندگی کا طالب رہتا ہوں کیونکہ بندہ کی سلامتی اس کی بندگی میں ہی ہے اور آزادی طلب کرنے سے بندہ ہلاکت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ میرے اور تمہارے مابین یہ فرق ہے کہ میں اپنا مدعا خدا کے سامنے بیان کرتا ہوں۔ اور تم اپنا مدعا مجھ سے بیان کرتے ہو اور میں اس کو دیکھتا اور سنتا ہوں لیکن تم مجھے دیکھتے اور سنتے ہو۔ حالانکہ انسان ہونے میں ہم دونوں مساوی ہیں۔ فرمایا کہ مرید مرشد کا آئینہ دار ہوا کرتا ہے اور اس آئینہ میں اسی طرح دیکھا جا سکتا ہے جیسے مرید نور ارادت سے مشاہدہ کرتا ہے۔ اور صحبت مرشد کا اجر ایک سو رکعت نفل سے بھی فزوں تر ہے۔ فرمایا کہ اہل دنیا کی محبت سے زیادہ ثواب اس چیز میں ہے کہ بھوک میں ایک لقمہ کم کھایا جائے اور اہل دنیا جس شے کو عزت کی نظروں سے دیکھتے ہیں عقبیٰ میں ان کی حیثیت ذرہ برابر بھی نہیں۔ فرمایا کہ ہر صوفی کسی شے یا مرتبہ کا خواہش مند ہوتا ہے لیکن میں کسی بھی شے اور مرتبے کا خواہاں نہیں ہوں۔ البتہ یہ ضرور چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری خودی کو مجھ سے دور فرمادے۔ فرمایا کہ میری طاعت و معصیت دو چیزوں سے وابستہ ہے۔ اول جب میں کھانا کھاتا ہوں تو میرے اندر ارتکاب معصیت کا جذبہ رونما ہوتا ہے۔ دوم کھانا نہ کھانے کی صورت میں جذبہ عبادت پیدا ہو جاتا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ کھانے سے عبادت الٰہی سے نفرت اور رغبت گناہ پیدا ہوتی اور

فاقہ کشی سے نفسانی خواہشات ختم ہو جاتی ہیں اور خود بخود عبادت کی جانب قلب متوجہ ہوتا ہے اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ ترک غذا خود ایسی عبادت ہے جو عبادت کی رغبت پیدا کرتی ہے۔

ایک مرتبہ آپ علم ظاہری پر بحث کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ علم ظاہری وہ جوہر ہے کہ تمام انبیاء کرام اسی کے ذریعہ دعوت دیتے رہے اور اگر اللہ تعالیٰ اس جوہر کے ذریعہ حجاب توحید اٹھا دے تو علم ظاہری خود پردہ عدم میں روپوش ہو جائے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فنا و بقا اور نور و ظلمت ہر شے سے مبرا ہے۔ فرمایا کہ حضور اکرمؐ ہرگز مردہ نہیں ہیں بلکہ تم خود مردہ ہو اسی لئے تمہاری آنکھیں ان کو مردہ دیکھتی ہیں۔ فرمایا کہ خدا نے دنیا میں ایسے لوگ بھی پیدا کئے جنہوں نے دنیا کے ہر عیش و راحت کو اہل دنیا کے لئے چھوڑ دیا اور عقبیٰ کی تمام راحتیں اہل عقبہ کے لئے چھوڑ دیں اور خود اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شے سے بے نیا ہو گئے اور ان کو اس پر فخر بھی ہے کہ خدا نے بار گاہ ربوبیت میں مرتبہ عبودیت عطا کر کے اپنا بندہ ہونے کا اعزاز عطا فرمایا اس لئے ہمیں دین و دنیا میں اس کے سوا کسی دوسری شے کی احتیاج باقی نہیں رہی۔ فرمایا کہ بندوں میں سب سے زائد خوش نصیب وہ بندہ ہے جس کو خدا تعالیٰ اپنے کرم سے اس کی ہستی پر آگاہ فرما دے۔ فرمایا کہ نیکوں کی صحبت اور مقامات مقدسہ کی زیارت سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے اور تمہیں ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے جن کی صحبت ظاہر و باطن کو نور معرفت سے مجلی کر دے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہزار بندوں میں سے صرف کسی ایک ہی کو اپنے قرب سے نوازتا ہے۔ فرمایا کہ دنیا تو نجس ہے لیکن وہ قلب اس سے بھی زیادہ نجس ہے جس نے دنیا کی محبت اختیار کر لی۔ فرمایا کہ قرب الٰہی میں رہنے والے بندے مخلوق سے دور رہتے ہیں اور مخلوق کو ان کے احوال کا پتہ نہیں چلتا۔ فرمایا کہ جب تک من و تو کا جھگڑا باقی رہتا ہے اس وقت تک ارشارات و عبارات بھی ظاہر رہتی ہے لیکن جب یہ فرق ختم ہو جاتا ہے تو اشارات و عبارات یکسر طور پر ختم ہو جاتے ہیں۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ سے کماحقہ، واقف ہونے والوں میں یہ قوت باقی نہیں رہتی کہ وہ خود کو خدا شناس کہہ سکیں۔ فرمایا کہ شب و روز میں ایک لحہ بھی ایسا نہیں جس میں بندوں پر خدا کا فیضان نہ ہوتا ہو اور خدا کے سوا دوسری شے کے طلب گار در حقیقت دو خداؤں کے پرستار ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ میں نہیں چاہتا کہ تم لوگ میرا ادب کرو کیونکہ بہت ہی کم شعور ہے وہ ماں جو اپنے شیر خوار بچے سے ادب کی طالب ہو۔ فرمایا کہ ابلیس کشتہ خداوندی ہے اور کشتہ الٰہی کو سنگسار کرنا شجاعت کے منافی ہے۔ فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ محشر میں تمام مخلوق کا حساب میرے سپرد کر دے تو میں مخلوق کو چھوڑ کر تمام حساب کتاب ابلیس ہی سے کروں گا لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ بات ممکن نہیں۔ پھر فرمایا کہ میرے مراتب کو اہل دنیا نے نہیں دیکھا کیونکہ ہر فرد اپنے ہی مرتبہ کی حیثیت سے مجھ کو دیکھتا ہے اس لئے جس مرتبہ کے وہ لوگ ہیں، اس مرتبہ کا مجھ کو بھی تصور کرتے ہیں۔ فرمایا کہ میرا وجود حضرت آدم کے لئے باعث فخر اور حضور اکرمؐ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

یعنی قیامت میں حضرت آدم اس بات پر فخر کریں گے کہ میں ان کی اولاد میں ہوں اور حضور اکرمؐ کی آنکھیں اس چیز سے ٹھنڈک حاصل کریں گی کہ میں ان کی امت میں ہوں۔ فرمایا کہ حشر میں تمام پرچموں سے زیادہ بلند میرا پرچم ہو گا اور جب تک حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت موسیٰؑ تک میرے پرچم تلے نہیں آ جائیں گے میں باز نہیں آؤں گا۔ حضرت مصنف فرماتے ہیں کہ یہ قول بھی اسی قول کی طرح ہے جیسا کہ ہم پہلے حضرت بایزید بسطامی کا قول نقل کر چکے ہیں کہ میرا پرچم حضرت موسیٰؑ کے پرچم سے بڑا ہے۔ فرمایا میرے زہد کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ میں نے ہاتھ میں بیلچہ لئے ہوئے بحر غیب کے ساحل پر ایک بیلچہ مارا، تو عرش سے تحت الثریٰ تک ہر شے کو منہدم کر دیا پھر دوسرا بیلچہ مارا تو کچھ بھی باقی نہ رہا یعنی پہلے ہی اقدام میں تمام چیزیں میرے سامنے سے ہٹ گئیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ محشر میں ایک جماعت کو جنت میں اور دوسری کو جہنم میں بھیج کر دونوں کو دریائے غیب میں غرق کر دے گا۔ فرمایا کہ جہاں اللہ تعالیٰ کا قیام ہے وہاں ارواح کے سوا کسی کا گزر ممکن نہیں بعض لوگوں نے پوچھا کہ قیامت میں جب تمام لوگ فردوس و جہنم میں جا چکے ہوں گے تو جواں مرد کہاں ہوں گے؟ فرمایا کہ جوانمردوں کے لئے دنیا و عقبیٰ میں جگہ نہیں۔

حالات۔ کسی نے خواب میں قیامت کو دیکھا اور ہر سمت آپ کی جستجو میں پھرنے کے باوجود کہیں آپ کا پتہ نہیں چلا پھر بیداری کے بعد جب اس نے آپ سے مفصل خواب بیان کیا تو فرمایا کہ بو دونا بود کو تم وہاں کیسے پا سکتے تھے کیونکہ میں تو خدا سے یہ پناہ طلب کرتا رہتا ہوں کہ لوگ مجھے قیامت میں پا سکیں۔ یعنی خدا تعالیٰ مجھ کو ایسا نیست کر دے کہ قیامت میں بھی اس کے سوا مجھے کوئی نہ دیکھ سکے۔

ایک مرتبہ آپ تنہائی میں عبادت کر رہے تھے تو مسجد میں موذن نے قد قامت الصلوٰۃ کہا اور آپ نے جواب میں فرمایا کہ یہاں سے اٹھ کر خدا کی بارگاہ میں آنا میرے لئے دشوار ہے لیکن جب شریعت کا خیال آیا تو مسجد میں جا کر با جماعت نماز ادا کر لی۔

باب۔ ۸۱

حضرت ابو اسحٰق ابراہیم بن احمد خواص رحمتہ اللہ علیہ کے حالات و مناقب

تعارف۔ آپ طریقت و حقیقت کے سرچشمہ اور تجرید و توحید کے منبع و مخزن تھے اور آپکا شمار عظیم ترین بزرگوں میں ہوتا تھا اسی وجہ سے آپ کو رئیس المتکلمین کہا جاتا تھا۔ آپ حضرت جنیدؒ بغدادی اور حضرت

هو

121

تذكرة الأولياء

فریدالدین ابوحامد محمدبن ابوبکر ابراهیم بن اسحق عطار
کدکنی نیشابوری

نشر الکترونیکی : کتابخانه، تاریخ ما – **پایگاه** دانلود کتابهای تاریخی و مذهبی

تهیه از : اِنی کاظمی

http://pdf.tarikhema.ir

Ancient.ir

PDF.Tarikhema.ir

PDF.Tarikhema.ir
PDF.Tarikhema.ir

جمع آمدند برای نماز جنازه و بآخر بود بدانست که حال چیست گفت: عجبا کار جماعتی مردگان آمده‌اند تا برزنده نماز کنند گفتند بگو لااله الاالله گفت: چون غیر او نیست نفی چه کنم گفتند چاره نیست کلمهٔ بگو گفت: سلطان محبت میکوبدرشوت نپذیرم مگر یکی آواز برداشت و شهادتش تلقین کرد گفت: مرده آمده است تا زنده را بیدار کند آخر چون ساعتی برآمد گفتند چونی گفت: به محبوب پیوستم و جان بداد و بعد از آن بخوابش دیدند گفتند بامنکر و نکیر چه کردی گفت: درآمدند و گفت: خدای تو کیست گفتم خدای من آنست که شما را و جمله فرشتگان را نصب کرد تا پدرم آدم را سجده کردند و من در پشت پدر بودم و در شما نظاره می‌کردم گفت: منکر ونکیر با یکدیگر گفتند که نه تنها جواب خود می‌دهد بلکه جواب جمله فرزندان آدم باز داد بیا تا برویم.
نقلست که ابوالحسن حصری علیه الرحمة که گفت: شبلی را به خواب دیدم گفتم با تو چه رفت گفت: مرا حاضر کردند و گفتند چیزی خواهی گفتم بار خدایا اگر بجنت عدنم فرود آری عدل تو است و اگر اهل وصالم گردانی فضل توست باردیگر بخواب دیدند گفتند خدای با تو چه کرد گفت: مرا مطالبت نکرد به برهان بر دعویها که کردم مگر بیک چیز که روزی گفتم هیچ زیان کاری و حسرت بزرگتر از آن نیست که از بهشت بازمانی و بدوزخ فرو شوی گفت: حق تعالی گفت: چه حسرت و زیان کاری بزرگتر از آنکه از دیدار من بارگردند و محجوب مانند.
باری دیگرش بخواب دیدند پرسیدند که کیف وجدت سوق الاخره گفتند بازار آخرت چگونه یافتی گفت: بازاریست که رونق ندارد درین بازار مگر جگرهای سوخته و دلهای شکسته و باقی همه هیچ نیست که اینها سوخته را مرحم می‌نهند و شکسته را باز می‌بندند و بهیچ التفات نمی‌کنند، رحمةالله علیه.

ذکر ابونصر سراج رحمةالله علیه

آن عالم عارف آن حاکم خایف آن امین زمرهٔ کبرا آن نگین حلقهٔ فقرا آن زبدهٔ امشاج شیخ وقت ابونصر سراج رحمةالله علیه امامی به حق بود و یگانهٔ مطلق و متعین و متمکن و او را طاوس الفقرا گفتندی و صفت و نعت او نه چندانست که در قلم و بیان آید و یا در عبارت و زبان گنجد و در فنون علم کامل بود و در ریاضت و معاملات شأنی عظیم داشت و در حال و قال و شرح دادن به کلمات مشایخ آیتی بود و کتاب لمع او ساخته است و اگر کسی خواهد بنگرد و از آنجا او را معلوم کند و من نیز کلمهٔ چند بگویم سری و سهل را و بسی مشایخ کبار را دیده بود و از طوس بود ماه رمضان به بغداد بود ودرمسجد شونیزیه خلوت خانهٔ بدو دادند و امامت درویشان بدومسلم داشتند تا عید جمع اصحاب را امامت کرد و اندر تراویح پنج بار قرآن ختم کرد هر شب خادم قرصی بدر خلوت خانهٔ او بردی و بدو دادی تا روز عید شد و او برفت خادم نگاه کرد آن قرصکها بر جای بود.
نقلست که شبی زمستان بود و جماعتی نشسته بودند و در معرفت سخن می‌رفت و آتش در آتشدان می‌سوخت شیخ را حالتی درآمد و رو بر آن آتش نهاد خدای را سجده آورد مریدان که آن حال مشاهده کردند جمله از بیم بگریختند چون روز دیگر بازآمدند گفتند، شیخ سوخته باشد شیخ را دیدند در محراب نشسته روی او چون ماه می‌تافت گفتند شیخا این چه حالت است که ما چنان دانستیم که جمله روی تو سوخته باشد گفت: آری کسی که بر این درگاه آب روی خود ریخته بود آتش روی او نتواند سوخت.
و گفت: آتش است در سینه و دل عاشقان مشتعل گردد و هرچه مادون الله است همه را بسوزاند و خاکستر می‌کند.
از ابن سالم شنودم که گفت: نیت بخداست و از خداست وبراه خداست و آفاتی که در نماز افتد از نیت افتد و اگرچه بسیار بود آنرا موازنه نتوان کرد بانیتی که خدا را بود بخدای بود.
و سخن اوست که گفت: مردمان در ادب بر سه قسمند یکی بر اهل دنیا که ادب به نزدیک ایشان فصاحت و بلاغت و حفظ علم و رسم و اسماء ملوک و اشعار عربست و دیگر اهل دین که ادب به نزدیک ایشان تأدیب جوارح و حفظ حدود و ترک شهوات و ریاضت نفس بود و دیگر اهل خصوص که به نزدیک ایشان ادب طهارت دل و مراعات سرو وفاء عهد ونگاهداشتن وقت است و کم نگرستن بخاطرهای پراکنده و نیکو کرداری در محل طلب و وقت حضور و مقام قرب است.
نقلست که گفت: هر جنازهٔ که بر پیش خاک من بگذارند مغفور بود تا در طوس هر جنازهٔ که آرند نخست در پیش خاک او برآرند به حکم این اشارت و آنگاه ببرند، قدس الله سره العزیز و رحمةالله علیه.

ذکر شیخ ابوالعباس قصاب رحمةالله علیه

آن گستاخ درگاه آن مقبول الله آن کامل معرفت آن عامل مملکت آن قطب اصحاب شیخ وقت ابوالعباس قصاب

آنکه بثری خدای را نشایستی.
و گفت: من با اهل سعادت برسول صحبت کنم و با اهل شقاوت به خدا.
و گفت: از شما در نخواهم ادب بیهوده، مادری بود که از فرزند شیر خواره ادب در خواهد؟ از شما ادب آن در خواهد که با شما به نصیب خویش زندگانی کند.
و گفت: ابلیس کشتهٔ خداوند است جوانمردی نبود کشته خداوند خویش را سنگ انداختن.
و گفت: فردا حساب قیامت کند در دست من کند بیند که چه کند همه را در پیش کنم و ابلیس را مقام سازم و لیکن نکند.
و گفت: هرگز کس مرا ندیده و هرکه مرا بینداز من صفت خویش بیند.
و گفت: یک سجده که بر من براند بهستی خویش و نیستی من بر من گرامی‌تر از هرچه آفرید و آفریند.
و گفت: من فخر آدم وقرةالعین مصطفی ام آدم فخر کند که گوید این ذریت منست پیغامبر را چشم روشن گردد که گوید این از امت منست.
و گفت: وطای من بزرگست ازو باز نگردم تا از محمد تا در تحت وطای من نیارد این آن معنی است که شیخ بایزید گفته است لوائی اعظم من لواء محمد و شرح این در پیش داده‌ایم.
از او پرسیدند که زهد چیست گفت: بر لب دریاه غیب ایستاده بودم بیلی در دست یک بیل فرو بردم از عرش تاثری بدان یک بیل برآوردم چنانکه دوم بیل را هیچ نمانده بود و این کمترین درجهٔ زهدست یعنی هرچه صورت بود در قدم اول از پیشم برخاست.
و گفت: حق تعالی قومی را به بهشت فروآورد و قومی را بدوزخ پس مهار بهشت ودوزخ بگیرد و در دریای غیب اندازد.
و گفت: آنجا که خدای بود روح بود و بس.
و گفت: اهل بهشت به بهشت فرود آیند و اهل دوزخ به دوزخ پس جای جوانمردان کجا بود که او را جای نبود نه در دنیا و نه در آخرت.
نقلست که یکی قیامت بخواب دید و شیخ را طلب می‌کرد در جمله عرصات شیخ را هیچ جای نیافت دیگر روز بیامد وشیخ را آن خواب بگفت: شیخ گفت: آنگاه چنین خوابت را رایگان نگویند چون ما نبودیم اصلا ما را چون بازنتوان یافت واعوذبالله از آن که ما را فردابازتوان یافت.
نقلست که یکی به نزدیک او آمد و گفت: یا شیخ می‌خواهم که به حج روم گفت: مادر و پدر داری گفت: دارم گفت: برو رضای ایشان نگاهدار برفت و بار دیگر بازآمد وگفت: اندیشه حج سخت شد گفت: دوست پدر قدم درین راه بصدق بنهادهٔ اگر بصدق نهاده بودیش نامه از کوفه باز رسیدی.
نقلست که یک روز در خلوت بود مؤذن گفت: قدقامت الصلوة گفت: چون سخت است از صدر و از درگاه می‌باید آمد برخاست و عزم نماز کرد.
نقلست که کسی از او پرسید که شیخا کرامت تو چیست گفت: من کرامات نمی‌دانم اما آن می‌دانم که در ابتدا هر روز گوسفندی بکشتمی و تا شب برسر نهاده می‌گردانیدمی در جمله شهر تا تسوی سود کردمی یا نه امروز چنان می‌بینم که مردان عالم برمی‌خیزند و از مشرق تا به مغرب به زیارت ما پای افزار درپا می‌کنند چه کرامت خواهید زیادت ازین. رحمةالله علیه و الله اعلم بالصواب.

ذکر شیخ ابوعلی دقاق رحمةالله علیه

آن استاد علم و بیان آن بنیاد کشف و عیان آن گمشده عشق و مودت آن سوخته شوق و محبت آن مخلص درد و اشتیاق شیخ وقت ابوعلی دقاق رحمةالله علیه و قدس الله سره العزیز امام وقت بود و شیخ عهد و سلطان طریقت و پادشاه حقیقت و زبان حق بود در احادیث و تفسیر و بیان و تقریر و وعظ و تذکیر شانی عظیم داشت و در ریاضت و کرامت آیتی بود و در لطایف و حقایق ومقام و حال متعین مرید نصرآبادی بود و بسی مشایخ کبار را دیده بود و خدمت کرده بزرگان گفته‌اند در هر عهدی نوحه‌گری بوده است و نوحه‌گر آن وقت بوعلی دقاقست آن درد شوق و سوز و ذوق که او را بوده است کس را نشان ندهند وهرگز درعمر خویش پشت بازننهاده بود و ابتدا در مرو بود که واقعهٔ بدو فرود آمد چنانکه به یکی از کبار مشایخ گفت: در مرو ابلیس رادیدم که خاک بر سر می‌کرد گفتم ای لعین چه بوده است گفت: خلعتی که هفتصد هزار سالست با منتظر آن بودم و در آرزوی آن می‌سوختم در بر بسر آرد فروشی انداخت.
شیخ بوعلی فارمدی با کمال عظمت خویش می‌گوید مرا هیچ حجت فردا نخواهد بود الا آنکه گویم بوعلی دقاقم.
و استاد بوعلی می‌گوید درخت خودروست که کسی او را نپرورده باشد برگ بیارد و لیکن بار نیارد و اگر